سوال

(186)حج میں زکوۃ کا مال دینا درست ہے یا نہیں-

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حج میں زکوۃ کا مال دینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں ایک مصرف زکوۃ کا فی سبیل اللہ ہے، فی سبیل اللہ سے جہاد مراد ہے، بعض نے اس کو عام رکھا ہے، روضۃ الندیہ میں ہے: فی سبیل اللہ سے عام مراد ہے، اور صحیح بخاری میں ہے:

((ویذکر عن عابن عباس یعتق من زکوٰۃ مالہ ویعطی فی الحج وقال الحسن ویعطی فی المجاہدین والذی لم تیحج۔ ویذکر عن ابی الآس حملنا اللنبی ﷺ علی اہل الصدقۃ للحج انتہیٰ))

اورفتح الباری میں ہے:

((وعن احمد واسحق الحج من سبیل اللہ اخرجہ ابوعبیدہ باسناد صحیح انتہیٰ))

حاصل یہ کہ حدیث ابی الآس اور قول عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، امام حسن بصری، امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک حج فی سبیل اللہ میں داخل ہے، امام بخاری بھی جواز کے طرف مائل ہیں، کیونکہ اس کے معارض کوئی اثر نہیں لائے، اور حج پر اطلاق جہاد صحیح ہے، چنانچہ امام بخاری کتاب الحج میں لائے ہیں:

((وقال عمر شدوالرجال فی الحج فانہٗ احد الجہادین وعن عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین انہا قالت یارسول اللہ نزی الجہاد افضل العمل افلا تجاہد قال لالکن افضل الجہاد حج مبرور)) (نیک محمد مدرس مدرسہ غزنویہ امرتسر) (الاعتصام جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۶، ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 299-300